منقبت

دیارِ کربلا سے بھر کے کاسہ لے کے آیا ہوں
جو چاہے مانگ لوں مرضیِ زہراؑ لے کے آیا ہوں

میں سورج چاند تاروں کو اجالا بانٹ سکتا ہوں
درِ شبیرؑ سے ایسا اجالا لے کے آیا ہوں

مجھے خود موت بھی تا زندگی حسرت سے دیکھے گی
کفن میں ساتھ اپنے کربلا کا لے کے آیا ہوں

پیادہ پا نجف سے کربلا کی راہ پر چل کر
میں راہِ حق پہ چلنے کا سلیقہ لے کے آیا ہوں

سفر عباسؑ کے در سے درِ شبیرؑ کی جانب
سفر جنت میں کرنے کا تجربہ لے کے آیا ہوں

غلامی میں مجھے لے لو شہہِ کرب و بلاؑ اپنی
میں غازیؑ سے غلامی کا اجازہ لے کے آیا ہوں

مرے ہونٹوں سے آتی ہے فضائے خُلد کی خوشبو
درِ شبیرؑ کا میں جب سے بوسہ لے کے آیا ہوں

242

مرے لہجے پہ قرباں ہو رہا ہے لحنِ داؤدی
زبانِ بے زباں سے ایسا لہجہ لے کے آیا ہوں

لگا کے حُرؑ کو سینے سے کہا شبیرؑ نے دیکھو
دیارِ سنگ سے میں چُن کے ہیرا لے کے آیا ہوں

ملائک آ رہے ہیں سیکھنے مدح و ثناء مجھ سے
سبق میثمؓ سے میں جب سے ثناء کا لے کے آیا ہوں

نہیں جائز پئے سادات صدقہ جانتا ہوں پر
بڑے ارمانوں سے غازیؑ کا صدقہ لے کے آیا ہوں

سلام و منقبت نوحے کی صورت میں ہی اے اشہرؔ
درِ غازیؑ سے بخشش کا وسیلہ لے کے آیا ہوں